ثلج الصدر بایمان القدر

تصنیف لطیف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

ثَلجُ الصّدرِ لاِیْمَانِ الْقَدَر

۱۳۲۵ھ

تصنیف:۔ اعلیٰحضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ

پیش کش:

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

برائے:

ثَلجُ الصَّدرِ الِایمَانِ القَدَر

۱۳۲۵ھ

سینے کی ٹھنڈک ایمانِ تقدیر کے سبب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ :۔ از ضلع کھیری ملکِ اَوَدھ، موضع کٹوارہ۔ مرسلہ سید محمد مظفر حسین صاحب خلف سید رضا حسین صاحب تعلقدار کٹوارہ۔ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ

چہ می فرمانید علمائے دین دریں مسئلہ ____ قرآن میں جس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اے محمد! ان اشخاص کو زیادہ ہدایت مت کرو، ان کیلئے اسلام کے واسطے مشیتِ ازلی نہیں ہے، یہ مسلمان نہ ہوں گے ____ اور ہر امر کے ثبوت میں اکثر آیاتِ قرآنی موجود ہیں ____ تو پس کیونکر خلاف مشیتِ پروردگار کوئی امر ظہور پذیر ہوسکتا ہے۔ کیونکہ مشیت کے معنی ارادہ، پروردگارِ عالم کے ہیں تو جب کسی کام کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے کیا تو بندہ اس کے خلاف کیونکر کرسکتا تھا ____ اور اللہ نے جب قبل پیدائش کسی شے کے ارادہ اس کے کافر رکھنے کا کرلیا تھا تو اب وہ مسلمان کیونکر ہوسکتا ہے ____ یھدی من یشاء کے صاف یہ معنی ہیں کہ جس امر کی طرف اس کی خواہش ہوگی وہ ہوگا ____ پس انسان مجبور ہے اس سے باز پرس کیونکر ہوسکتی ہے کہ اس نے فلاں کام کیوں کیا ____ کیوں کہ اس وقت اس کو ہدایت از جانب باری عزّ اسمہٗ ہوگی فوراً وہ اختیار کرے گا ____ علم اور ارادہ میں بیّن فرق ہے، یہاں من یشاء سے اس کی خواہش ظاہر ہوتی ہے ____ پھر انسان باز پرس میں کیوں لایا جائے پس معلوم ہوا کہ جب اللہ پاک کسی بشر کو اہل جنان سے کرنا چاہتا ہے تو اس کو ایسی ہدایت ہوتی ہے

الجواب

اَللّٰھُمَّ ھِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب. رَبَّنَا لَا تُزِغْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ. رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۱

۱ اے اللہ میں تجھ سے حق اور درستی کا طلبگار ہوں۔ اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اسکے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی۔ اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر، بیشک تو ہے بڑا دینے والا۔ اے میرے رب! تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے اور اے میرے رب! تیری پناہ اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔

اللہ عزوجل نے بندے بنائے اور انہیں کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں، زبان وغیرھا آلات جوارح عطا فرمائے اور انہیں کام میں

لانے کا طریقہ الہام کیا ــــــ اور ان کے ارادے کا تابع و فرماں بردار کردیا کہ اپنے منافع حاصل کریں اور مضرتوں سے بچیں ــــــ پھر اعلیٰ درجہ کے شریف جوہر یعنی عقل سے ممتاز فرمایا جس نے تمام حیوانات پر انسان کا مرتبہ بڑھایا ــــــ عقل کو ان امور کے ادراک کی طاقت بخشی۔ خیر و شر، نفع و ضرر یہ حواس ظاہری نہ پہچان سکتے تھے ــــــ پھر اسے بھی فقط اپنی سمجھ پر بے کس و بے یاور نہ چھوڑا، ہنوز لاکھوں باتیں ہیں جن کو عقل خود ادراک نہ کرسکتی تھی، اور جن کا ادراک ممکن تھا ان میں لغزش کرنے، ٹھوکر کھانے سے پناہ کے لئے کوئی زبردست دامن ہاتھ میں نہ رکھتی تھی ــــــ لہٰذا

انبیاء بھیج کر، کتابیں اتار کر، ذرا ذرا بات کا حسن و قبح خوب جتا کر اپنی نعمت تمام وکمال فرمادی، کسی عذر کی جگہ باقی نہ چھوڑی۔

لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ بَعْدَ الرُّسُلِ [1]

حق کا راستہ آفتاب سے زیادہ واضح ہوگیا ــــــ ہدایت و گمراہی پر کوئی پردہ نہ رہا

لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ [2]

بایں ہمہ کسی کا خالق ہونا ــــــ یعنی ذات ہو یا صفات، فعل ہو یا حالت، کسی معدوم چیز کو عدم سے نکال کر لباسِ وجود پہنادینا ــــــ یہ اسی کا کام ہے ــــــ یہ نہ اس نے کسی کے اختیار میں دیا نہ کوئی اس کا اختیار پاسکتا تھا، کہ تمام مخلوقات خود اپنی حدِ ذات میں نیست ہیں ــــــ ایک نیست دوسرے نیست کو کیا ہست بناسکے ــــــ ہست بنانا اسی کی شان ہے جو آپ اپنی ذات سے ہستِ حقیقی و ہستِ مطلق ہے ــــــ ہاں یہ اس نے اپنی رحمت اور اپنی غنائے مطلق سے عاداتِ اجراء فرمائے کہ بندہ جس امر میں قصد کرے، اپنے جوارح ادھر پھیرے، مولیٰ تعالیٰ اپنے ارادہ سے اسے پیدا فرمادیتا ہے مثلاً اس نے ہاتھ دیئے ان میں پھیلنے، سمٹنے، اٹھنے جھکنے کی قوت رکھی ــــــ تلوار بنانی بتائی اس میں دھار، اور دھار میں کاٹ کی قوت رکھی ــــــ اس کا اٹھانا، لگانا وار کرنا بتایا ــــــ دوست دشمن کی پہچان کو عقل بخشی ــــــ اسے نیک و بد میں تمیز کی طاقت عطا کی ــــــ شریعت بھیج کر قتلِ حق و ناحق کی بھلائی، برائی

[1] ”کہ رسولوں کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے“۔ (پ ۶، نساء ع ۳ آیت ۱۶۵) ترجمہ کنزالایمان

[2] ”کچھ زبردستی نہیں دین میں۔ بیشک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے“ (پ ۳، بقرہ ع ۲ آیت ۲۵۶) ترجمہ کنزالایمان

صاف جتادی ــــــ زید نے وہی خدا کی بتائی ہوئی تلوار، خدا کے بنائے ہوئے ہاتھ، خدا کی دی ہوئی قوت سے اٹھانے کا قصد کیا ــــــ وہ خدا کے حکم سے اٹھ گئی اور جھکا کر ولید کے جسم پر ضرب پہنچانے کا ارادہ کیا، وہ خدا کے حکم

سے جھکی اور ولید کے جسم پر لگی تو یہ ضرب جن امور پر موقوف تھی سب عطائے حق تھے اور خود جو ضرب واقع ہوئی بارادہء خدا واقع ہوئی ______ اور اب جو اس ضرب سے ولید کی گردن کٹ جانا پیدا ہوگا یہ بھی اللہ کے پیدا کرنے سے ہو گا ______ وہ نہ چاہتا تو ایک زید کیا تمام انس و جن و ملک جمع ہو کر تلوار پر زور کرتے تو اٹھنا درکنار، ہرگز جنبش نہ کرتی اور اس کے حکم سے اٹھنے کے بعد اگر وہ نہ چاہتا تو زمین، آسمان، پہاڑ سب ایک لنگر بنا کر تلوار کے چپلے (نوک) پر ڈال دیئے جاتے، نام کو بال برابر نہ جھکتی ______ اور اس کے حکم سے جھکنے کے بعد اگر وہ نہ چاہتا تو محال تھا کہ ولید کے جسم تک پہنچتی ______ اور اس کے حکم سے پہنچنے کے بعد اگر وہ نہ چاہتا گردن کٹنا تو بڑی چیز ہے ممکن نہ تھا کہ خط بھی آتا ______ لڑائیوں میں ہزاروں بار تجربہ ہو چکا کہ تلواریں پڑیں اور خراش تک نہ آئی، گولیاں لگیں اور جسم تک آتے آتے ٹھنڈی ہوگئیں، شام کو معرکہ سے پلٹنے کے بعد سپاہیوں کے سر کے بالوں میں سے گولیاں نکلی ہیں تو زید سے جو کچھ واقع ہوا سب خلق خدا اور بارادہء خدا تھا ______ زید کا بیچ میں صرف اتنا کام رہا کہ اس نے قتل ولید کا ارادہ کیا اور اس طرف اپنے جوارح، آلات کو پھیرا ______ اب اگر ولید شرعاً مستحق قتل ہے تو زید پر کچھ الزام نہیں رہا بلکہ بارہا ثوابِ عظیم کا مستحق ہوگا ______ کہ اس نے اس چیز کا قصد کیا اور اس طرف جوارح کو پھیرا جسے اللہ عزوجل نے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے اپنی مرضی، اپنا پسندیدہ کام ارشاد فرمایا تھا ______ اور اگر قتل ناحق ہے تو یقیناً زید پر الزام ہے اور عذابِ الیم کا مستحق ہوگا کہ بمخالفتِ شرع اس شے کا عزم کیا اور اس طرف جوارح کو متوجہ کیا جسے مولیٰ تعالیٰ اپنی کتابوں کے واسطے سے اپنے غضب، اپنی ناراضی کا حکم بتایا تھا ______ غرض فعل انسان کے ارادہ سے نہیں ہوسکتا بلکہ انسان کے ارادہ پر اللہ کے ارادہ سے ہوتا ہے ______ یہ نیکی کا ارادہ کرے اور اپنے جوارح کو پھیرے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نیکی پیدا کردیگا اور یہ برے کام کا ارادہ کرے اور جوارح کو اس طرف پھیرے اللہ تعالیٰ اپنی بے نیازی سے بدی کو موجود فرما دے گا ______ دو پیالیوں میں شہد اور زہر ہیں اور دونوں خود بھی خدا ہی کے بنائے ہوئے ہیں ______ شہد میں شفا اور زہر میں ہلاک کرنے کا اثر بھی اسی نے رکھا ہے ______ روشن دماغ حکیموں کو بھیج کر بتا بھی دیا ہے کہ دیکھو یہ شہد ہے اس کے یہ منافع ہیں اور خبردار یہ زہر ہے اس کے پینے سے ہلاک ہو جاتا ہے ______ ان ناصح اور خیر خواہ حکمائے کرام کی یہ مبارک آوازیں تمام جہان میں گونجیں اور ایک ایک شخص کے کان میں پہنچیں ______ اس پر کچھ نے شہد کی پیالی اٹھا کر پی اور کچھ نے زہر کی ______ ان اٹھانے والوں کے ہاتھ بھی خدا ہی کے بنائے ہوئے تھے ______ اور ان میں پیالی اٹھانے، منہ تک لے جانے کی قوت بھی اسی کی رکھی ہوئی تھی ______ منہ اور حلق میں کسی چیز کو جذب کرکے، اندر لینے کی طاقت اور خود منہ اور حلق اور معدہ وغیرہ سب اس کے

مخلوق تھے، اب شہد پینے والوں کے جوف میں شہد پہنچا، کیا وہ آپ اس کا نفع پیدا کر لیں گے؟ یا شہد بذاتِ خود خالق نفع ہو جائے گا؟ حاشا ہرگز نہیں ـــــ بلکہ اس کا اثر پیدا ہونا یہ بھی اسی کے دستِ قدرت میں ہے اور ہو گا تو اسی کے ارادہ سے ہو گا ـــــ وہ نہ چاہے تو منوں شہد پی جائے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا بلکہ وہ چاہے تو شہد زہر کا اثر دے یوہیں زہر والوں کے پیٹ میں زہر جا کر کیا وہ آپ ضرر کی تخلیق کر لیں گے؟ یا زہر خود بخود خالق ضرر ہو جائے گا ـــــ حاشا ہرگز نہیں ـــــ بلکہ یہ بھی اسی کے قبضہء اقتدار میں ہے اور ہو گا تو اسی کے ارادہ سے ہو گا ـــــ وہ نہ چاہے تو سیروں زہر کھا جائے اصلاً بال بیکا نہ ہو گا ـــــ بلکہ وہ چاہے تو زہر شہد ہو کر لگے ـــــ با ایں ہمہ شہد پینے والے ضرور قابل تحسین و آفرین ہیں ـــــ ہر عاقل یہی کہے گا کہ انہوں نے اچھا کیا، ایسا ہی کرنا چاہئے تھا ـــــ اور زہر پینے والے ضرور لائق سزا و نفریں ہیں ـــــ ہر ذی ہوش یہی کہے گا کہ یہ بد بخت خود کشی کے مجرم ہیں۔

دیکھو اول سے آخر تک جو کچھ ہوا اللہ ہی کے ارادہ سے ہوا ـــــ اور جتنے آلات اس کام میں لئے گئے سب اللہ ہی کے مخلوق تھے ـــــ اور اسی کے حکم سے انہوں نے کام دیئے ـــــ جو تمام عقلاء کے نزدیک ایک فریق کی تعریف ہے اور دوسرے کی مذمت ـــــ تمام کچہریاں جو عقل سے حصہ رکھتی ہوں ان زہر نوشوں کو مجرم بنائیں گی ـــــ پھر کیوں بناتی ہیں ـــــ نہ زہر ان کا پیدا کیا ہوا نہ زہر میں قوتِ ہلاک ان کی رکھی ہوئی، نہ ہاتھ ان کا پیدا کیا ہوا، نہ اس کے بڑھانے اٹھانے کی قوت ان کی رکھی ہوئی، نہ دہن و حلق ان کے پیدا کیے ہوئے، نہ ان میں جذب و کشش کی قوت ان کی رکھی ہوئی نہ حلق سے اتر جانا ان کے ارادہ سے ممکن تھا ـــــ آدمی پانی پیتا ہے اور چاہتا ہے کہ حلق سے اترے مگر اُچھو ہو کر نکل جاتا ہے ـــــ اس کا چاہا نہیں چلتا۔ جب تک وہ نہ چاہے جو صاحب سارے جہان کا ہے

اب حلق سے اترنے کے بعد تو ظاہری نگاہوں میں بھی پینے والے کا اپنا کوئی کام نہیں ـــــ خون میں اس کا ملنا اور خون کا اسے لے کر دورہ کرنا اور دورہ میں قلب تک پہنچنا اور وہاں جا کر اسے فاسد کر دینا نہ اس کے ارادہ سے ہے نہ اس کی طاقت سے ـــــ بہتیرے زہر پی کر نادم ہوتے ہیں ـــــ پھر ہزار کوشش کرتے ہیں جو ہونی ہے ہو کر رہتی ہے ـــــ اگر اس کے ارادہ سے ضرر ہوتا تو اس ارادہ سے باز آتے ہی زہر باطل ہو جانا لازم تھا ـــــ مگر نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ اس کا ارادہ بے اثر ہے۔ پھر اس سے کیوں باز پرس ہوتی ہے؟ ہاں باز پرس کی وہی وجہ ہے کہ شہد اور زہر اسے بتا دیئے تھے ـــــ عالی قدر حکمائے عظام کی معرفت سب نفع نقصان جتا

دیئے تھے ____ دست و دہان و حلق اس کے قابو میں کر دیئے تھے ____ دیکھنے کو آنکھ، سمجھنے کو عقل اسے دے دی تھی ____ یہی ہاتھ جس سے اس نے زہر کی پیالی اٹھا کر پی، جامِ شہد کی طرف بڑھتا تو اللہ تعالیٰ اسی کا اٹھنا پیدا کر دیتا ____ یہاں تک کہ سب کام اول تا آخر اسی کی خلق و مشیت سے واقع ہو کر اس کے نفع کے موجب ہوتے مگر اس نے ایسا نہ کیا بلکہ کاسہ ءزہر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کے پینے کا عزم کیا۔ وہ غنی بے نیاز دونوں جہاں سے بے پرواہ ہے وہاں تو عادت جاری ہو رہی ہے کہ یہ قصد کرے اور وہ خلق فرمادے ____ اس نے اسی کاسہ کا اٹھنا اور حلق سے اترنا دل تک پہنچنا وغیرہ وغیرہ پیدا فرمادیا پھر یہ کیونکر بے جرم قرار پا سکتا ہے ____ **انسان میں یہ قصد وارادہ واختیار ہونا ایسا واضح وروشن وبدیہی امر ہے جس سے انکار نہیں کرسکتا مگر مجنون** ____ ہر شخص سمجھتا ہے کہ مجھ میں اور پتھر میں ضرور فرق ہے ____ ہر شخص جانتا ہے کہ انسان کے چلنے پھرنے، کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے وغیرہ وغیرہ افعال کے حرکات ارادی ہیں ____ ہر شخص آگاہ ہے کہ انسان کا کام کرنے کے لئے ہاتھ کو حرکت دینا اور وہ جنبش جو ہاتھ کو رعشہ سے ہو ان میں صریح فرق ہے ____ ہر شخص واقف ہے کہ جب وہ اوپر کی جانب جست کرتا اور اس کی طاقت کو ختم ہونے پر زمین پر گرتا ہے ان دونوں حرکتوں میں تفرقہ ہے ____ اوپر کودنا اپنے اختیار وارادہ سے تھا اگر نہ چاہتا نہ کودتا اور یہ حرکت تمام ہو کر اب زمین پر آنا اپنے ارادہ واختیار سے نہیں ____ ولہذا اگر رکنا چاہے تو نہیں رک سکتا ____ بس یہی ارادہ، یہی اختیار جو ہر شخص اپنے نفس میں دیکھ رہا ہے عقل کے ساتھ اس کا پایا جانا، یہی مدار امر و نہی و جزا سزا و ثواب و عقاب و پرسش و حساب ہے ____ اگرچہ بلاشبہ بلاریب قطعاً یقیناً یہ ارادہ واختیار بھی اللہ عزوجل ہی کا پیدا کیا ہوا ہے ____ جیسے انسان خود بھی اسی کا بنایا ہوا ہے آدمی جس طرح نہ آپ سے آپ بن سکتا تھا نہ اپنے لئے آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، زبان وغیرہ بنا سکتا تھا۔ یوہیں اپنے لئے طاقت، قوت، ارادہ اختیار بھی نہیں بنا سکتا ____ سب کچھ اس نے دیا اور اسی نے بنایا ____ مگر اس سے یہ سمجھ لینا کہ جب ہمارا ارادہ و اختیار بھی خدا ہی کا مخلوق ہے تو ہم پتھر ہو گئے قابل سزا و جزا و باز پرس نہ رہے، کیسی سخت جہالت ہے ____ صاحبو! تم میں خدا نے کیا پیدا کیا؟ ____ ارادہ واختیار! تو ان کے پیدا ہونے سے تم صاحب ارادہ، صاحب اختیار ہوئے یا مضطر، مجبور، ناچار صاحبو! تمہاری اور پتھر کی حرکت میں فرق کیا تھا؟ ____ یہ کہ وہ ارادہ و اختیار نہیں رکھتا اور تم میں اللہ نے یہ صفت پیدا کی ____ عجب عجب کہ وہی صفت جس کے پیدا ہونے نے تمہاری حرکات کو پتھر کی حرکت سے ممتاز کر دیا، اسی کی پیدائش کو اپنے پتھر ہو جانے کا سبب سمجھو ____ یہ کیسی الٹی مت ہے؟

اللہ تعالیٰ نے ہماری آنکھیں پیدا کیں ان میں نور خلق کیا، اس سے ہم انکھیارے ہوئے، نہ کہ معاذ اللہ اندھے ______ یوہیں اس نے ہم میں ارادہ واختیار پیدا کیا اس سے ہم اس کی عطا کے لائق مختار ہوئے ______ نہ کہ الٹے مجبور۔

ہاں! یہ ضرور ہے کہ جب وقتاً فوقتاً ہر فرد اختیار بھی اسی کی خلق، اسی کی عطا ہے ______ ہماری اپنی ذات سے نہیں، تو ''مختار کردہ'' ہوئے ''خود مختار'' نہ ہوئے ______ پھر اس میں کیا حرج ہے؟ بندے کی شان ہی نہیں کہ خود مختار ہو سکے ______ نہ جزا و سزا کے لئے خود مختار ہونا ہی ضرور ______ ایک نوع اختیار چاہیے ______ کسی طرح ہو ______ وہ بداہۃً حاصل ہے۔

آدمی انصاف سے کام لے تو اسی قدر تقریر و مثال کافی ہے ______ شہد کی پیالی اطاعت الٰہی ہے اور زہر کا کاسہ اس کی نافرمانی ______ اور وہ عالی شان حکماء انبیا کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور ہدایت اس شہد سے نفع پانا ہے ______ کہ اللہ ہی کے ارادہ سے ہوگا ______ اور ضلالت اس زہر کا ضرور پہنچنا کہ یہ بھی اسی کے ارادہ سے ہوگا ______ مگر اطاعت والے تعریف کئے جائیں گے اور سرکشی والے مذموم ہو کر سزا پائیں گے ______ پھر بھی جب تک ایمان باقی ہے **یغفر لمن یشاء**[1] باقی ہے ______ **والحمد للہ رب العلمین لہ الحکم والیہ ترجعون**

[1] جسے چاہے بخش دے

قرآنِ عظیم میں یہ کہیں نہیں فرمایا کہ ان اشخاص کو زیادہ ہدایت نہ کرو

ہاں! یہ ضرور فرمایا ہے کہ ہدایت، ضلالت سب اس کے ارادہ سے ہے ______ اس کا بیان بھی ہو چکا اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ اور زیادہ واضح ہوگا ______ نیز فرمایا ہے:۔

ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون

وہ علم جو علم الٰہی میں کافر ہیں انہیں ایک سا ہے چاہے تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراو وہ ایمان نہ لائیں گے

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے جو کافر ایمان نہ لاتے ان کا نہایت غم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا ______ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:۔

فلعلک باخع نفسک اٰثارھم ان لم یومنوا

بھذا الحدیث اسفا
شاید تم ان کے پیچھے اپنی جان پر کھیل جاؤ گے اس غم
میں کہ وہ کلام پر ایمان نہیں لاتے

لہذا حضور کی تسکین خاطر اقدس کو یہ ارشاد ہوا ہے کہ جو ہمارے علم میں کفر پر مرنے والے ہیں ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ وہ کسی طرح ایمان نہ لائیں گے، تم اس کا غم نہ کرو لہذا یہ فرمایا کہ تمہارا سمجھانا، نہ سمجھانا ان کو یکساں ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ تمہارے حق میں ہے۔ کہ ہدایت معاذ اللہ امر فضول ٹھہرے۔ ہادی کا اجر اللہ پر ہے، چاہے کوئی مانے یا نہ مانے۔

وما علی الرسول الا البلاغ المبین
(اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا)
وما اسئلکم علیه من اجر ان اجری الا علی رب العلمین
اور میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا ،میرا اجر تو اسی
پر ہے جو سارے جہاں کا رب ہے

اللہ خوب جانتا ہے اور آج سے نہیں ازل الآزال سے کہ اتنے بندے ہدایت پائیں گے اور اتنے چاہ ضلالت میں ڈوبیں گے۔ مگر کبھی اپنے رسولوں کو ہدایت سے منع نہیں فرماتا کہ جو ہدایت پانے والے ہیں ان کے لئے سبب ہدایت ہوں اور جو نہ پائیں گے ان پر حجت الٰہیہ قائم ہو۔ وللہ الحجۃ البالغۃ ؁

مروی ہے جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو مولیٰ عزوجل نے رسول کر کے فرعون کی طرف بھیجا۔ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام چلے تو ندا ہوئی مگر اے موسیٰ! فرعون ایمان نہیں لائے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے دل میں کہا پھر میرے جانے کا کیا فائدہ؟ اس پر بارہ علماء ملائکہ عظام علیہم الصلوۃ والسلام نے کہا اے موسیٰ! آپ کو جہاں کا حکم ہے جایئے۔ یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش آج تک ہم پر بھی نہیں کھلا۔

ابن جریر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه . قال لما بعث اللہ
تعالیٰ موسی علیه الصلوة والسلام الی فرعون ،نودی لن
یفعل ،فلم افعل ؟ قال فناداه اثنا عشر ملکا
من علماء الملئکته امض لما امرت به .
فانا جهدنا ان نعلم هذا افلم نعلمه

اور آخر نفع بعثت سب نے دیکھ لیا کہ دشمنان خدا ہلاک ہوئے، دوستان خدا نے ان کی غلامی، ان کے عذاب سے نجات پائی۔ ایک جلسے میں ستر ہزار ساحر سجدے میں گر گئے اور ایک زبان بولے۔

امنا برب العلمین رب موسیٰ و ھرون

ہم اس پر ایمان لائے جو رب ہے سارے جہاں کا رب ہے موسیٰ و ہارون کا

مولیٰ عزوجل قادر تھا اور بے کسی نبی و کتاب کے، تمام جہان کو ایک آن میں ہدایت فرمادے۔

ولو شاء اللہ لجمعھم علی الھدیٰ فلا تکونن من الجھلین

اور اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کر دیتا تو اے سننے والے ہرگز نادان نہ بن

لے اور اللہ ہی کی حجت پوری ہے

مگر اس نے دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے اور نعمتوں میں اپنی حکمت بالغہ کے مطابق مختلف حصہ رکھا ہے وہ چاہتا تو انسان وغیرہ جانداروں کو بھوک ہی نہ لگتی ــــــ یا بھوکے ہوتے تو کسی کا صرف اس کا نام پاک لینے سے، کسی کا ہوا سونگھنے سے پیٹ بھر جاتا ــــــ زمین جوتنے سے روٹی پکانے تک جو سخت مشقتیں پڑتی ہیں کسی کو نہ ہوتیں ــــــ مگر اس نے یوہیں چاہا اور ان میں بھی بے شمار اختلاف رکھا ــــــ کسی کو اتنا دیا کہ لاکھوں پیٹ اس کے در سے پلتے ہیں ــــــ اور کسی پر اس کے اہل وعیال کے ساتھ تین تین فاقے گزرتے ہیں۔ غرض ہر چیز میں

اھم یقتسمون رحمۃ ربک ،نحن قسمنا بینھم لے

کی نیرنگیاں ہیں ــــــ احمق بدعقل، یا اجہل بددین وہ جو اس کے ناموس میں چون چرا کرے کہ یوں کیوں کیا یوں کیوں نہ کیا؟ ــــــ سنتا ہے، اسکی شان ہے:۔

یفعل اللہ ما یشاء

اللہ جو چاہے کرتا ہے

اس کی شان ہے:۔

ان اللہ یحکم ما یرید

اللہ جو چاہے حکم فرماتا ہے

اس کی شان ہے:۔

لایسئل عما یفعل وھم یسئلون

وہ جو کچھ کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں۔۔۔اور سب سے سوال ہوگا

زید نے روپے کی ہزار اینٹیں خریدیں پانچ سو مسجد میں لگائیں، پانچ سو پاخانہ کی زمین اور قدمچوں میں۔ کیا اس سے کوئی الجھ سکتا ہے کہ ایک ہاتھ سے بنائی ہوئی ایک مٹی سے بنی ہوئی۔ ایک آوے سے پکی ہوئی ایک روپے کی مول لی ہوئی ہزار اینٹیں تھیں_____ان پانچ سو میں کیا خوبی تھی کہ مسجد میں صرف کیں اور ان میں کیا عیب تھا کہ جائے نجاست میں رکھیں_____اگر کوئی احمق اس سے پوچھے بھی تو وہ یہی کہے گا کہ میری ملک تھی میں نے جو چاہا کیا۔

۱؎ کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں، ہم نے ان میں انکی زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا

(پ۲۵ زخرف ع۹ آیت ۳۲) کنزالایمان

جب مجازی جھوٹی ملک کا یہ حال ہے تو حقیقی سچی ملک کا کیا پوچھنا_____ہمارا اور ہماری جان و مال اور تمام جہاں کا وہ ایک اکیلا پاک نرالا سچا مالک ہے_____اس کے کام، اس کے احکام میں کسی کو مجال دم زدن کیا معنی؟ کیا کوئی اس کا ہمسر یا اس پر افسر ہے جو اس سے کیوں اور کیا کہے_____مالک علی الاطلاق ہے، بے اشتراک ہے، جو چاہا کیا جو چاہے گا کرے گا۔ ذلیل فقیر بے حیثیت حقیر اگر بادشاہ جبار سے الجھے تو اس کا سر کھجایا ہے_____شامت نے گھیرا ہے_____اس سے ہر عاقل یہی کہے گا کہ او بدعقل بے ادب اپنی حد پر رہ_____جب یقیناً معلوم ہے کہ بادشاہ کمال عادل اور جمیع کمال صفات میں یکتا و کامل ہے تو تجھے اس کے احکام میں دخل دینے کی کیا مجال؟

گدائے خاک نشینی تو حافظا مخروش   نظام مملکت خویش خسرواں دانند

افسوس کہ دنیوی، مجازی، جھوٹے بادشاہوں کی نسبت تو آدمی کو یہ خیال ہو اور ملک الملوک بادشاہ حقیقی جل جلالہ کے احکام میں رائے زنی کرے_____سلاطین تو سلاطین اپنا برابر زئی بلکہ اپنے سے بھی کم تر شخص بلکہ اپنا نوکر یا غلام جب کسی صفت کا استاد ماہر ہو اور خود یہ شخص اس سے آگاہ نہیں تو اس کے اکثر کاموں کو ہرگز نہ سمجھ سکے گا_____یہ اتنا ادراک ہی نہیں رکھتا_____مگر عقل سے حصہ ہے تو اس پر معترض بھی نہ ہوگا_____جان لے گا کہ یہ اس کام کا استاد و حکیم ہے_____میرا خیال وہاں تک نہیں پہنچ سکتا_____غرض اپنی فہم کو قاصر جانے گا نہ کہ اس کی حکمت کو_____پھر رب الارباب، حکیم حقیقی، عالم السر والخفی جل جلالہ کے اسرار میں خوض کرنا اور جو سمجھ نہ آئے اس پر معترض ہونا اگر بے دینی نہیں جنون ہے_____اگر جنون نہیں، بے دینی ہے۔ والعیاذ باللہ

رب العلمین

اے عزیز! کسی بات کو حق جاننے کے لئے اس کی حقیقت جاننی لازم نہیں ہوتی

دنیا جانتی ہے کہ مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے ____ اور مقناطیسی قوت دیا ہوا لوہا ستارہ قطب کی طرف توجہ کرتا ہے ____ مگر اس کی حقیقت وکنہ کو کوئی نہیں بتا سکتا کہ اس خاکی لوہے اور اس افلا کی ستارے میں کہ یہاں سے کروڑوں میل دور ہے باہم کیا الفت؟ اور کیونکر اسے اس کی جہت کا شعور ہے؟ ____ اور ایک ہو یہی نہیں عالم میں ایسے ہزاروں عجائب ہیں کہ بڑے بڑے فلاسفہ خاک چھان کر مر گئے اور ان کی کنہ نہ پائی ____ پھر اس سے ان باتوں کا انکار نہیں ہو سکتا ____ آدمی اپنی جان ہی کو بتائے وہ کیا شے ہے جسے یہ "میں" کہتا ہے؟ اور کیا چیز جب نکل جاتی ہے تو مٹی کا یہ ڈھیر بے حس وحرکت رہ جاتا ہے۔

اللہ جل جلالہ فرقان حکیم میں فرماتا ہے:۔

وما تشاءون الا ان یشاء اللہ رب العلمین

تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ رب سارے جہان کا

اور فرماتا ہے:۔

هل من خالق غیر اللہ

کیا اور بھی کسی چیز کا خالق ہے سوا اللہ کے

اور فرماتا ہے:۔

له الخیرة

اختیار خاص اسی کو ہے

اور فرماتا ہے:۔

الا له الخلق الامر تبرک اللہ رب العلمین

سنتے ہو! پیدا کرنا اور حکم دینا اسی کے لئے ہے،

بڑی برکت والا ہے اللہ، مالک سارے جہان کا

یہ آیات کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہیں کہ پیدا کرنا عدم سے وجود میں لانا خاص اسی کا کام ہے دوسرے کی اس میں اصلاً شرکت نہیں نیز اصل اختیار اسی کا ہے۔ نیز بے اس کی مشیت کے، کسی کی مشیت نہیں ہو سکتی۔

اور وہی مالک و مولیٰ قرآن میں فرماتا ہے:۔

ذلک جزینھم ببغیھم وانا لصدقون

یہ ہم نے ان کی سرکشی کا بدلہ انھیں دیا اور بیشک بالیقین سچے ہم ہیں

اور فرماتا ہے:۔

وما ظلمنھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون

ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا، بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں

اور فرماتا ہے:۔

اعملوا ما شئتم انہ بما تعلمون بصیر

جو تمہار جی چاہے کیے جاؤ اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے

اور فرماتا ہے:۔

وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظلمین نارا. احاط بھم سرادقھا

اے نبی! تم فرمادو کہ حق تمہارے رب کے پاس سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے، بے شک ہم نے ظالموں کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کے سرا پردیں انہیں گھیریں گے ہرطرف آگ ہی آگ ہو گی

اور فرماتا ہے:۔

قال قرینہ ربنا مآ اطغیتہ ولکن کان فی ضلال بعید قال لا تختصموا لدی وقد قدمت الیکم بالوعید مایبدل القول لدی وما انا بظلام للعبید

کافر کا ساتھی شیطان بولا۔ اے رب ہمارے میں نے اسے سرکش نہ کردیا تھا۔ یہ آپ ہی دور کی گمراہی میں تھا رب جل وعلا نے فرمایا۔ میرے

حضور فضول جھگڑا نہ کرو۔ میں تو تمہیں پہلے ہی سزا کا ڈر سنا چکا تھا۔ میرے
یہاں بات بدلی نہیں جاتی اور نہ میں بندوں پر ظلم کروں

یہ آیتیں صاف ظاہر کر رہی ہیں کہ بندہ خود ہی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے، وہ اپنی ہی کرنی بھرتا ہے وہ ایک حرام کا اختیار و ارادہ ضرور رکھتا ہے، اب دونوں قسم کی آیتیں قطعاً مسلمان کا ایمان ہیں______ بے شک بے شبہ بندہ کے افعال کا خالق بھی خدا ہی ہے۔ بے شک بندہ بے ارادہء الہیہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اور بے شک بندہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے۔ بیشک وہ اپنی ہی بداعمالیوں کے سبب مستحق سزا ہے۔

یہ دونوں باتیں جمع نہیں ہوسکتیں مگر یوں ہی کہ عقیدہ اہلسنت وجماعت پر ایمان لایا جائے وہ کیا ہے؟ وہ جو اہل سنت کے سردار و مولی، امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نے انہیں تعلیم فرمایا۔

ابو نعیم حلیۃ الاولیا میں بطریق امام شافعی عن یحییٰ بن سلیم۔ امام جعفر صادق سے، وہ حضرت امام باقر، وہ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار، وہ امیر المومنین مولی علی رضی اللہ عنہم سے راوی ہے

انه خطب الناس يوما (فذكر خطبته ثم قال) فقام اليه رجل ممن كان شهد معه الجمل ،فقال يا امير المومنين ! اخبرنا عن القدر .فقال بحر عميق فلا تلجه .قال ياامير المومنين اخبرنا عن القدر .قال سر الله فلا تتكلفه .قال يا امير المومنين اخبرنا عن القدر .قال اما اذا ابيت فانه امر بين امرين لاجبر ولا تفويض .قاله يا امير المومنين ان فلانا يقول بالا ستطاعة...... وهو حاضرک فقال علی به .فاقاموه فلما راه سل سيفه قدراربع اصابع ،فقال الا ستطاعة تملكها مع الله او من دون الله ؟.......واياک ان تقول احد هما فترتد فاضرب عنقک....قال فما اقول يا امير المومنين قال قل املكها بالله الذى ان شاء ملكنيها

یعنی ایک دن امیر المومنین خطبہ فرمارہے تھے______ ایک شخص نے کہ واقعہ جمل میں امیر المومنین کے ساتھ تھے، کھڑے ہو کر عرض کی یا امیر

المومنین! ہمیں مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے فرمایا _____ گہرا دریا ہے،
اس میں قدم نہ رکھ _____ عرض کی یا امیر المومنین! ہمیں خبر دیجئے
فرمایا _ _ _ _ _ اللہ کا راز ہے ،زبردستی اس کا بوجھ نہ اٹھا
_____ عرض کی یا امیر المومنین! ہمیں خبر دیجئے _____ فرمایا
اگر تو نہیں مانتا تو ایک امر ہے دو امروں کے درمیان نہ آدمی مجبور محض ہے،
نہ اختیار اس کے سپرد ہے _____ عرض کی یا امیر المومنین فلاں شخص
کہتا ہے کہ آدمی اپنی قدرت سے کام کرتا ہے _____ اور وہ حضور
میں حاضر ہے مولیٰ علی نے فرمایا میرے سامنے لاؤ، لوگوں نے اسے کھڑا
کیا جب امیر المومنین نے اسے دیکھا، تیغ مبارک چار انگل کے قدر نیام
سے نکال لی اور فرمایا کام کی قدرت کا تو خدا کے ساتھ مالک ہے؟ یا خدا
سے جدا مالک ہے؟ اور سنتا ہے خبردار ان دونوں میں سے کوئی بات نہ کہنا
کہ کافر ہو جائے گا اور میں تیری گردن مار دوں گا۔اس نے کہا یا
امیر المومنین! پھر میں کیا کہوں؟ فرمایا، یوں کہہ کہ اس خدا کے دیئے
ہوئے اختیار رکھتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو مجھے اختیار دے، بے اس کی
مشیت کے مجھے کچھ اختیار نہیں۔

بس یہی عقیدہ اہلسنت ہے کہ انسان پتھر کی طرح مجبور محض ہے نہ خود مختار _____ بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ایک حالت ہے _____ جس کی کنہ راز خدا اور ایک نہایت عمیق دریا ہے _____ اللہ عزوجل کی بے شمار رضائیں امیر المومنین مولیٰ علی پر نازل ہوں کہ ان دونوں الجھنوں کو دو فقروں میں صاف فرما دیا _____ ایک صاحب نے اسی بارے میں سوال کیا کہ کیا معاصی بھی بے ارادہ الٰہیہ واقع نہیں ہوتے؟ فرمایا تو کیا کوئی زبردستی اس کی معصیت کریگا _____ افیعصی قھرا _____ یعنی وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس سے گناہ ہو مگر اس نے کر ہی لیا تو اس کا ارادہ زبردست پڑا معاذ اللہ خدا بھی دنیا کے مجازی بادشاہوں کی طرح ہوا کہ وہ ڈاکوؤں، چوروں کا بہتیرا بندوبست کریں پھر بھی ڈاکو اور چور اپنا کام کر ہی گزرتے ہیں _____ حاشا وہ ملک الملوک بادشاہِ حقیقی، قادرِ مطلق

ہرگز ایسا نہیں کہ اس کے ملک میں بے اس کے حکم، ایک ذرہ جنبش کر سکے ــــــ وہ صاحب کہتے ہیں فکانما القمنی حجرا مولیٰ علی نے یہ جواب دے کر گویا میرے منہ میں پتھر رکھ دیا کہ آگے کچھ کہتے بن ہی نہ پڑا ــــــ عمرو بن عبید معتزلی ــــــ کہ بندے کے افعال خدا کے ارادہ سے نہ جانتا تھا خود کہتا ہے کہ مجھے کسی نے ایسا الزام نہ دیا جیسا ایک مجوسی نے دیا جو میرے ساتھ جہاز میں تھا ــــــ میں نے کہا کہ تو مسلمان کیوں نہیں ہوتا؟ ــــــ کہا خدا نہیں چاہتا ــــــ میں نے کہا خدا تو چاہتا ہے مگر شیطان تجھے نہیں چھوڑتے ــــــ کہا تو میں شریک غالب کے ساتھ ہوں ــــــ اسی ناپاک شناعت کے رد کی طرف مولیٰ علی نے ارشاد فرمایا کہ وہ نہ چاہے تو کیا کوئی زبردستی اس کی معصیت کر لے گا؟ ــــــ باقی رہا اس مجوسی کا عذر بعینہ ایسا ہے کہ کوئی بھوکا ہے بھوک سے دم نکلا جاتا ہے ــــــ کھانا سامنے رکھا ہے اور نہیں کھاتا۔ کہ خدا کا ارادہ نہیں، اس کا ارادہ ہوتا تو میں ضرور کھا لیتا ــــــ اس احمق سے یہی کہا جائے گا کہ خدا کا ارادہ نہ ہونا تو نے کاہے سے جانا؟ ــــــ اسی سے کہ تو نہیں کھاتا ــــــ تو کھانے کا قصد تو کر ــــــ دیکھ تو ارادہ الہیہ سے کھانا ہو جائے گا ــــــ ایسی اوندھی مت اسی کو آتی ہے جس پر موت سوار ہے ــــــ غرض مولیٰ علی نے یہ تو اس کا فیصلہ فرما دیا کہ جو کچھ ہوتا ہے بے ارادہ الہیہ نہیں ہو سکتا۔

دوسری بات کہ سزا و جزا کیوں ہے؟

اس کا یوں فیصلہ ارشاد ہوا ــــــ ابن ابی حاتم واصبہانی ولالکائی وخلعی حضرت امام جعفر صادق وہ اپنے والد ماجد حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

قال قیل لعلی بن ابی طالب ان ھھنا رجلا یتکلم فی المشیئۃ فقال یا عبد اللہ خلقک اللہ لما شاء او لما شئت ؟ قال لما شاء قال فیمرضک اذا شاء او اذا شئت قال بل اذا شاء .
قال فیمیتک اذا شاء او اذا شئت؟ قال اذا شاء قال فیدخلک حیث شاء او حیث شئت ؟ قال حیث شاء قال واللہ لو قلت غیر ھذا الضربت الذی فیہ عیناک بالسیف ثم تلا علیٰ :
وما تشاء ون الا ان یشاءاللہ ھو اھل التقویٰ واھل المغفرۃ

مولیٰ علی سے عرض کی گئی کہ یہاں ایک شخص مشیت میں گفتگو کرتا ہے۔

مولیٰ علی نے اس سے فرمایا اے خدا کے بندے! خدا نے تجھے اس لئے
پیدا کیا جس لئے اس نے چاہا یا اس لئے جس لئے تو نے چاہا؟ کہا جس
لئے اس نے چاہا، فرمایا تجھے جب وہ چاہے بیمار کرتا ہے یا جب تو چاہے؟
کہا بلکہ جب وہ چاہے، فرمایا تجھے اس وقت وفات دے گا جب وہ چاہے
؟ یا جب تو چاہے؟ کہا جب وہ چاہے فرمایا تو تجھے وہاں بھیجے گا جہاں وہ
چاہے یا جہاں تو چاہے؟ کہا جہاں وہ چاہے۔ فرمایا خدا کی قسم تو اس کے سوا
کچھ اور کہتا تو یہ جس میں تیری آنکھیں ہیں یعنی تیرا سر تلوار سے مار دیتا پھر
مولیٰ علی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے
وہ تقویٰ کا مستحق اور گناہ عفو فرمانے والا ہے۔

خلاصہ یہ کہ جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے گا، بناتے وقت تجھ سے مشورہ نہ لیا تھا بھیجتے وقت بھی نہ لے گا، تمام عالم اس کی ملک ہے اور مالک سے دوبارہ ملک سوال نہیں ہو سکتا۔

ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی کہ ایک شخص نے آکر امیر المومنین مولیٰ علی سے عرض کی، یا امیر المومنین مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے، فرمایا تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل ______ عرض کی یا امیر المومنین مجھے خبر دیجئے فرمایا گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ۔ عرض کی یا امیر المومنین مجھے خبر دیجئے۔ فرمایا۔ اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول، عرض کی یا امیر المومنین مجھے خبر دیجئے فرمایا:۔

ان اللہ خالقک کما شاء او کما شئت
اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا؟ یا جیسا تو نے چاہا؟
عرض کی جیسا اس نے چاہا، فرمایا:۔
فیستعملک کما شاء او کما شئت؟
تو تجھ سے کام ویسا لے گا جیسا وہ چاہے یا جیسا تو چاہے؟
عرض کی جیسا وہ چاہے، فرمایا:۔
فیبعثک یوم القیمۃ کما شاء او کما شئت؟
تجھے قیامت کے دن جسطرح وہ چاہے گا اٹھائے گا یا جس طرح تو چاہے

کہا جس طرح وہ چاہے، فرمایا:

ایھا السائل تقول لاحول ولاقوۃ الابمن

اے سائل تو کہتا ہے کہ نہ طاقت ہے نہ قوت ہے، مگر کس کی ذات سے؟

کہا اللہ علی العظیم کی ذات سے؟______ فرمایا تو اس کی تفسیر جانتا ہے؟ عرض کی امیر المومنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں______ فرمایا:۔

ان تفسیرھا لا یقدر علی طاعۃ اللہ ولا یکون قوۃ فی معصیۃ اللہ فی الا مرین جمعیا الا باللہ

اس کی تفسیر یہ ہے کہ نہ طاعت کی طاقت ، نہ معصیت کی قوت ، دونوں اللہ ہی کے دیئے سے ہیں

پھر فرمایا۔

ایھا السائل الک مع اللہ مشیۃ او دون اللہ مشیۃ فان قلت ان لک دون اللہ مشیۃ ،فقد اکتفیت بھا عن مشیۃ اللہ وان زعمت ان لک فوق اللہ مشیۃ فقد ا دعیت مع اللہ شرکا فی مشیۃ .

اے سائل تجھے خدا کے ساتھ اپنے کام کا اختیار ہے یا بے خدا کے؟ اگر تو کہے بے خدا کے تجھے اختیار حاصل ہے تو تو نے ارادہ الہیہ کی کچھ حاجت نہ رکھی، جو چاہے خود اپنے ارادہ سے کر لے گا، خدا چاہے یا نہ چاہے، اور یہ سمجھے کہ خدا کے اوپر تجھے اختیار حاصل ہے تو تو نے اللہ کے ارادے میں شریک ہونے کا دعویٰ کیا ۔

پھر فرمایا:۔

ایھا السائل اللہ یسبح ویداوی فمنہ الداء ومنہ الدواء اعقلت عن اللہ امرہ

اے سائل بے شک! اللہ زخم پہنچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے تو اسی سے

مرض ہے ، اور اسی دوا ، کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا !۔

اس نے عرض کی ہاں! حاضرین سے فرمایا:۔

الأن اسلم اخوکم فقوموا فصافحوہ

اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا کھڑے ہو کر مصافحہ کرو

پھر فرمایا:۔

لو ان عندی رجلا من القدریة لا خذت بر قبته ثم لا ازال اجوھا حتیٰ اقطعھا فانھم یھود ھذہ الا مة و نصاراھا و مجوسھا .

اگر میرے پاس کوئی شخص ہو جو انسان کو اپنے افعال کا خالق جانتا اور تقدیر الٰہی سے وقوع طاقت ومعصیت کا انکار کرتا ہوتو میں اس کی گردن پکڑ کر دبوچتا رہوں گا ، یہاں تک کہ الگ کاٹ دو ، اس لئے کہ وہ اس امت کے یہودی و نصرانی و مجوسی ہیں

یہودی اس لئے فرمایا کہ ان پر خدا کا غضب ہے اور یہود مغضوب علیہم ہیں، اور نصرانی ومجوسی اس لئے فرمایا کہ نصاریٰ تین خدا مانتے ہیں، مجوسی یزدان واہرمن دو خالق مانتے ہیں _____ یہ بے شمار خالقوں پر ایمان لا رہے ہیں کہ ہر جن وانس کو اپنے اپنے افعال کا خالق گا رہے ہیں۔ **والعیاذ باللہ رب العلمین .**

یہ اس مسئلہ میں اجمالی کلام ہے، مگر انشاء اللہ تعالیٰ کافی ووافی وصافی وشافی جس سے ہدایت والی ہدایت پائیں گے اور ہدایت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ **وللہ الحمد واللہ سبحنه وتعالیٰ اعلم**